از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ:14 فروری، 1995

میسرز بھارت کوکنگ کول لمیٹڈ۔

بنام

میسرز سی کے آہو جا و دیگر۔

[پی بی ساونت اور جی این رے، جسٹس صاحبان]

ثالثی ایکٹ 1940-دفعات 14 (2)، 17 اور 29-ایوارڈ-اعتراضات دائر کرنے میں تاخیر-ایوارڈ سے نمٹنے کے لیے فورم جہاں عدالت عظمیٰ کے ذریعے مقرر کردہ ثالث-قرار پایا گیا، ایوارڈ کے حوالے سے اعتراض، بشمول فورم کے حوالے سے اعتراض، کو حد کی مدت کے طویل عرصے بعد دائر کیے جانے کے ساتھ ساتھ قابلیت کی بنیاد پر بھی خارج کیا جانا چاہیے۔-مزید قرار پایا گیا، جہاں عدالت عظمیٰ کے ذریعہ مقرر کردہ ثالث اور مزید ہدایات نہیں دی گئیں، آگے کی کارروائی کے لیے فورم عدالت عظمیٰ ہے۔-حد بندی۔

اس عدالت نے 12 نومبر 1991 کے حکم کے ذریعے تنازعات اور اختلافات کو فریقین کی رضامندی سے ثالثی کے لیے بھیج دیا۔ ثالث کا 14 فروری 1994 کو دیا گیا فیصلہ اس عدالت میں دائر کیا گیا تھا۔ رجسٹری نے 29 اپریل 1994 کو دونوں فریقوں کے وکیل کو ایوارڈ داخل کرنے کا نوٹس دیا۔ جواب دہندگان نے ثالثی ایکٹ 1940 کے تحت درخواست دی کہ ایوارڈ کو عدالت کا قاعدہ بنایا جائے اور ایوارڈ داخل کرنے کی تاریخ سے انہیں 24 فیصد کی شرح سے سود دیا جائے۔ جب عبوری درخواستیں سماعت کے لیے آئیں تو اپیل کنندہ نے نئے نوٹس کے لیے درخواست کی جو جواب دہندگان کے اس موقف پر جانبداری کے بغیر جاری کیا گیا کہ اعتراضات دائر کرنے کی مدت پہلے ہی حد سے روک دی گئی تھی۔ اس کے بعد بھی، جب کہ ایوارڈ کا معائنہ 3 اکتوبر 1994 کو کیا گیا تھا،

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ایوارڈ پر اعتراضات 20 نومبر 1994 کو دائر کیے گئے تھے، یعنی اس طرح کے معائنہ کے 30 دن کے اندر نہیں۔ اپیل کنندہ نے یہ دعوی کرنے کے علاوہ کہ ایوارڈ مناسب طریقے سے دائر اور دستخط نہیں کیا گیا تھا اور انہیں ضرورت کے مطابق ایک کاپی فراہم نہیں کی گئی تھی، مزید کہا کہ ایوارڈ مناسب عدالت میں دائر نہیں کیا گیا تھا۔ اس کے مطابق، اس بات پر زور دیا گیا کہ ایوارڈ داخل کرنے کی تاریخ سے حدود کا کوئی سوال ہی نہیں ہے۔

درخواستوں کو نمٹاتے ہوئے، یہ عدالت

قرار پایا گیا کہ: 1. جہاں ثالث کا تقرر اس عدالت نے فریقین کی رضامندی سے کیا تھا اور مذکورہ حکم میں مزید کوئی ہدایت نہیں دی گئی تھی جو اس بات کی نشاندہی کرے کہ اس عدالت نے ایوارڈ یا ایوارڈ سے پیدا ہونے والے معاملات سے نمٹنے کے لیے اپنے دائرہ اختیار سے خود کو الگ نہیں کیا تھا، تو مزید کارروائی کرنے کا فورم یہ عدالت ہے۔ اس طرح کے دائرہ اختیار کے ساتھ کسی دوسری عدالت کی عدم موجودگی میں، واحد نتیجہ جو ممکن ہے وہ یہ ہے کہ مزید احکامات صرف اس عدالت کے ذریعے جاری کیے جانے چاہئیں جس نے حکم منظور کیا ہو، یعنی عدالت عظمیٰ۔

اس کے بعد اسٹیٹ آف ایم پی بنام میسرز سیت اینڈ سکیلٹن (پی) لمیٹڈ، [1972] 1 ایس سی سی 702 آیا۔

پنجاب اسٹیٹ الیکٹریسٹی بورڈ بنام لدھیانہ اسٹیلز پرائیویٹ لمیٹڈ، [1993] 1 ایس سی سی 205، ممتاز شدہ۔

فوڈ کارپوریشن آف انڈیا بنام ای کیپٹن، جے ٹی (1993) 4 ایس سی 90؛ نیلکنتھا شدر ماپا نند اشیٹی بنام کاشی ناتھ سومنا نگا شیٹی، [1962] 3 ایس سی آر 551 اور بھارتیہ ریون کارپوریشن لمیٹڈ بنام روناک اینڈ کمپنی پرائیویٹ لمیٹڈ، [1988] 4 ایس سی سی 31، حوالہ دیا گیا۔

2. کسی بھی صورت میں، چاہے یہ فرض کیا جائے کہ ایوارڈ دوسری عدالت میں دائر کیا جانا چاہیے جب اس عدالت کی رجسٹری کی طرف سے ایوارڈ داخل کرنے کا نوٹس دیا گیا تھا، اس عدالت کے سامنے فورم کے طور پر اعتراض سمیت ایوارڈ پر اعتراض اٹھایا جانا چاہیے تھا اور فریقین کے لیے یہ کھلا نہیں ہوگا کہ وہ رجسٹری کی طرف سے دیے گئے ایوارڈ کو داخل کرنے کے نوٹس کو مکمل طور پر نظر انداز کریں۔ اس کے مطابق، اس مرحلے پر اس طرح کے اعتراض کو اٹھانے کی اجازت نہیں

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and integrity of this document

دی جانی چاہیے کیونکہ ایوارڈ پر اعتراض حد کی مدت کے کافی عرصے بعد دائر کیا گیا ہے۔ یہاں تک کہ قابلیت پر بھی ایوارڈ کے خلاف کوئی مداخلت طلب نہیں کی جاتی ہے۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: عبوری درخواست نمبر 9 سے 12، سال 1994۔

از

دیوانی اپیل نمبر 3882-85، سال 1990۔

پٹنہ عدالت عالیہ کے سی آر نمبر 199-202، سال 1989 (آر) کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے جی ایل سنگھی اور جی ایس چٹرجی۔

جواب دہندگان کے لیے ایم سی بھنڈارے اور آر پی گپتا۔

عدالت کا فیصلہ جی این رے جسٹس نے سنایا۔

جی این رے، جسٹس- دیوانی اپیل نمبر 3882-85، سال 1990 اور ایس ایل پی (دیوانی) نمبر 10832-33، سال 1989 میں اس عدالت نے 18 نومبر 1991 کے حکم نامے کے ذریعے مذکورہ دیوانی اپیلوں میں تنازعات اور اختلافات کا حوالہ دیا اور درخواستوں کو فریقین کی رضامندی سے ثالثی کے لیے چھوڑ دیا۔ 18 نومبر 1991 کو منظور کیا گیا حکم مندرجہ ذیل اثر سے ہے:-

"مذکورہ بالا معاملے میں جن تنازعات اور اختلافات کا حوالہ دیا گیا ہے وہ رضامندی سے مسٹر جے پی ٹھاکر، ڈپٹی چیف انجینئر (دیوانی) کویلا نگر پی او، کویلا نگر ضلع، دھنباد، بہار کی ثالثی کے لیے بھیجے گئے ہیں۔ دونوں فریق دو ہفتوں کے اندر مذکورہ ثالث کے سامنے باقاعدہ حوالہ قرارداد دائر کرنے کا عہد کرتے ہیں۔ اس کے بعد چار ماہ کے اندر ایوارڈ دیا جائے گا۔

اس کے بعد واحد ثالث حوالہ داخل کرتا ہے اور ثالثی کے فریق ثالث کے سامنے پیش ہوتے ہیں اور عرضیاں پیش کرتے ہیں۔ اس کے بعد ثالث نے 14 فروری 1994 کو ایک فیصلہ دیا اور اس طرح کا فیصلہ ثالث کے ذریعے اس عدالت میں دائر کیا گیا۔ اس عدالت کی رجسٹری نے 29 اپریل 1994 کو دونوں فریقوں کے فاضل وکیل کو ایوارڈ داخل کرنے کا نوٹس دیا۔ جواب دہندگان یعنی میسرز سی کے آہوجا و دیگر نے 11 جولائی 1994 کو بھارتیہ آربیٹریشن ایکٹ، 1940 کی دفعات 14 (2)، 17 اور 29 کے تحت اس عدالت کے سامنے درخواست دائر کی تھی جس میں درخواست کی گئی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and
integrity of this document

تھی کہ واحد ثالث، شری جے پی ٹھاکر کے ذریعے 14 فروری 1994 کو دیے گئے ایوارڈ کو عدالت کا قاعدہ بنایا جائے اور اپیل گزاروں کو ایوارڈ کی تاریخ سے دی گئی رقم پر 24 فیصد کا سود بھی دیا جائے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دیوانی اپیل نمبر 3882-85، سال 1990 کو سماعت کے لیے 22 مارچ 1993 کو درج کیا گیا تھا لیکن اس حقیقت کے پیش نظر کہ اپیلوں سے متعلق تنازعات کو فریقین کی رضامندی سے ثالثی کے لیے بھیجا گیا تھا، اس عدالت نے 22 مارچ 1993 کے حکم کے ذریعے مذکورہ اپیلوں کو مسترد کر دیا۔

بھارتیہ آربیٹریشن ایکٹ کی دفعات 14(2)، 17 اور 29 کے تحت استدعائیں سماعت کے لیے آئیں لیکن میسرز بھارت کوکنگ کول لمیٹڈ کے فاضل وکیل مسٹر جی ایس چٹرجی کی استدعا پر میسرز بھارت کوکنگ کول لمیٹڈ کو ایوارڈ داخل کرنے کے بارے میں تازہ نوٹس جاری کرنے کی ہدایت دی گئی۔ تاہم، اس طرح کا نوٹس میسرز سی کے آہوجا کے وکیل کے دلائل پر جانبداری کے بغیر جاری کیا گیا تھا و دیگر یہ کہ اعتراضات دائر کرنے کی مدت پہلے ہی حد سے روک دی گئی تھی۔ تاہم اس ایوارڈ پر اعتراضات 20 نومبر 1994 کو دائر کیے گئے ہیں۔

بھارتیہ آربیٹریشن ایکٹ کی دفعات 14 (2)، 17 اور 29 کے تحت مذکورہ درخواستوں کو دیوانی اپیل نمبر 3882-85، سال 1990 میں آئی اے نمبر 9-12، سال 1994 کے طور پر شمار کیا گیا ہے۔ مذکورہ درخواستوں کی سماعت میں، میسرز بھارت کوکنگ کول لمیٹڈ کی طرف سے پیش ہوئے فاضل وکیل نے دلیل دی ہے کہ چونکہ ایوارڈ مناسب طریقے سے دائر اور دستخط نہیں کیا گیا تھا، اس لیے اس پر غور نہیں کیا جانا چاہیے۔ یہ بھی دعوی کیا گیا کہ ایوارڈ کی کاپی فریقین کو فراہم کرنے کی ضرورت تھی اور چونکہ ایوارڈ کی نقل میسرز بھارت کوکنگ کول لمیٹڈ کو نہیں دی گئی تھی، اس لیے اعتراضات دائر کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوا۔ یہ بھی دعوی کیا گیا کہ مذکورہ ایوارڈ مناسب عدالت میں دائر نہیں کیا گیا تھا۔ اس کے مطابق، ایوارڈ داخل کرنے کی تاریخ سے حدود کا کوئی سوال ہی نہیں تھا۔ اس دلیل کی حمایت میں کہ اگر ایوارڈ مناسب عدالت میں دائر نہیں کیا جاتا ہے تو حد کا کوئی سوال نہیں ہوگا، ریاست مدھیہ پردیش بنام میسرز سیت اینڈ سکلٹن (پی) لمیٹڈ، [1972] 1 ایس سی سی 702 میں اس عدالت کے فیصلے پر انحصار کیا جاتا ہے۔ یہاں یہ کہا جا سکتا ہے کہ میسرز بھارت کوکنگ کول لمیٹڈ کے فاضل وکیل نے 3 اکتوبر 1994 کو ایوارڈ کا معائنہ کیا لیکن اس طرح کے معائنہ کے تیس دن کے اندر ایوارڈ پر اعتراض دائر نہیں کیا گیا۔ مذکورہ دلائل کو خارج کرتے ہوئے، ایم ایس سی کے آہوجا و دیگر کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل وکیل، مسٹر بھنڈارے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and integrity of this document

نے دلیل دی ہے کہ ثالثی کا حوالہ اس عدالت نے فریقین کی استدعا پر دیا ہے۔ اس کے مطابق، ثالثی کی کارروائی اس عدالت میں شروع ہوئی ہے لہٰذا اس عدالت کے سامنے ایوارڈ دائر کرنا ضروری ہے۔ نتیجتاً، ایوارڈ پر اگر کوئی اعتراض ہے تو اسے بھی اس عدالت میں دائر کرنا ضروری ہے۔ انہوں نے یہ بھی پیش کیا ہے کہ میسرز بھارت کوکنگ کول لمیٹڈ کی طرف سے اس عدالت کے سامنے ایوارڈ داخل کرنے میں مبینہ بے ضابطگی کے بارے میں کسی بھی وقت کوئی اعتراض نہیں اٹھایا گیا تھا حالانکہ وکیل کا نوٹس اپریل 1994 میں ایوارڈ داخل کرنے کے بارے میں لیا گیا تھا۔ یہاں تک کہ اس عدالت کے سامنے دائر اعتراض کی عرضی میں بھی میسرز بھارت کوکنگ کول لمیٹڈ کی طرف سے کوئی اعتراض نہیں لیا گیا ہے کہ ایوارڈ اس عدالت کے سامنے دائر نہیں کیا جانا چاہیے تھا۔ اس کے مطابق، ان درخواستوں کی سماعت میں اس طرح کے دلیل کو اٹھانے کی اجازت نہیں دی جانی چاہیے۔ مسٹر بھنڈارے نے یہ بھی دعوی کیا ہے کہ جب عدالت میں ایوارڈ دائر کیا گیا ہے اور اس عدالت کی رجسٹری کی طرف سے ایوارڈ داخل کرنے کے بارے میں فریقین کے فاضل وکیل کی توجہ مبذول کرائی گئی ہے، تو اس طرح کے ایوارڈ پر اعتراض درج کرنے کی حد کی مدت نوٹس کی تاریخ سے چلے گی۔ اگرچہ اعتراض کنندہ کے وکیل کی استدعا پر، بعد میں ایک نیا نوٹس جاری کیا گیا تھا، لیکن ایوارڈ پر اعتراض درج کرنے کی حد کو اس عدالت کی طرف سے بعد میں میسرز بھارت کوکنگ کول لمیٹڈ کے وکیل کے کہنے پر جاری کیے گئے اس طرح کے نوٹس کی تاریخ سے شمار نہیں کیا جا سکتا۔ اس دلیل کی حمایت میں مسٹر بھنڈارے نے فوڈ کارپوریشن آف انڈیا و دیگران بنام ایس کٹاپن، جے ٹی (1993) 4 ایس سی 90 میں اس عدالت کے فیصلے کا حوالہ دیا ہے۔ مذکورہ فیصلے میں اس عدالت کے نیلکنتھا بھیدرمپا نینوشیٹی بنام کاشی ناتھ سومنا نینوشیٹی اور دیگران، [1962] 2 ایس سی آر 551 اور بھارتیہ ریون کارپوریشن لمیٹڈ بنام روناک اینڈ کمپنی پرائیویٹ لمیٹڈ، [1988] 4 ایس سی سی 31 کے سابقہ فیصلے کا حوالہ دیا گیا تھا۔ فوڈ کارپوریشن آف انڈیا کے کیس (اوپر) کے فیصلے میں یہ قرار دیا گیا ہے کہ عدالت میں ایوارڈ داخل کرنے کی ذمہ داری ثالث کے لیے ایک قانونی واجب ہے اور جب ایوارڈ عدالت میں دائر کیا گیا تھا اور فریقین کو عدالت میں ایوارڈ کی اس طرح کے اندراجات کے بارے میں معلوم تھا، تب اعتراض درج کرنے کی حد فریقین کو ایوارڈ داخل کرنے کی تاریخ سے معلوم ہو گی، نہ کہ اس کے بعد کی کسی تاریخ سے جب متعلقہ فریقین کو اس طرح کا ایوارڈ داخل کرنے کا نوٹس جاری کیا گیا تھا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and
integrity of this document

مسٹر بھنڈارے نے دعویٰ کیا ہے کہ فوری معاملے میں اس عدالت کی رجسٹری نے خاص طور پر اپریل میں وکیل کی توجہ مبذول کرائی۔ 1994 ایوارڈ دائر کرنے کے بارے میں لیکن اس طرح کے علم کے باوجود، اپیل کنندہ، میسرز بھارت کوکنگ کول لمیٹڈ نے مذکورہ ایوارڈ پر کوئی اعتراض دائر کرنے کا انتخاب نہیں کیا۔ 3 اکتوبر 1994 کو ایوارڈ کا معائنہ کرنے کے بعد بھی اس طرح کے معائنہ کے تیس دن کے اندر اعتراض دائر نہیں کیا گیا ہے لیکن اعتراض صرف 20 نومبر 1994 کو دائر کیا گیا ہے۔ اس کے مطابق، ایوارڈ پر اعتراض پر غور نہیں کیا جانا چاہیے کیونکہ اسے نا امید حد سے روک دیا گیا ہے۔

ہمارے خیال میں، مسٹر بھنڈارے کی طرف سے اٹھائی گئی دلیل مکمل طور پر جائز ہے۔ اس عدالت کی رجسٹری نے فریقین کے فاضل وکیل کو اپریل 1994 میں ایوارڈ دائر کرنے کے بارے میں نوٹس دیا۔ یہ کسی کا معاملہ نہیں ہے کہ وکیل کو کسی بھی فریق کی جانب سے اس طرح کا نوٹس لینے کا اختیار حاصل تھا۔ وکیل کے لیے یہ بھی کھلا تھا کہ وہ ایوارڈ کا معائنہ کرے۔ درحقیقت اس طرح کا معائنہ 3 اکتوبر 1994 کو بھی کیا گیا تھا لیکن رجسٹری کی جانب سے اپریل 1994 میں دیے گئے نوٹس یا 3 اکتوبر 1994 کو ایوارڈ کے معائنے کی تاریخ سے تیس دن کے اندر کوئی اعتراض دائر نہیں کیا گیا تھا۔ اس عدالت نے ریاست مدھیہ پردیش بنام میسرز سیت اینڈ سکیلٹن (پی) لمیٹڈ، [1972] 1 ایس سی سی 702 میں فیصلہ دیا ہے کہ جہاں ثالث کا تقرر عدالت عظمیٰ نے فریقین کی رضامندی سے کیا تھا اور مذکورہ حکم میں مزید کوئی ہدایت نہیں دی گئی تھی جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ عدالت عظمیٰ نے ایوارڈ یا ایوارڈ سے پیدا ہونے والے معاملات سے نمٹنے کے لیے اپنے دائرہ اختیار سے خود کو الگ نہیں کیا تھا، وہاں مزید کارروائی کرنے کا فورم عدالت عظمیٰ ہے۔ مذکورہ فیصلے میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس طرح کے دائرہ اختیار کے ساتھ کسی دوسری عدالت کی عدم موجودگی میں، واحد نتیجہ جو ممکن ہے وہ یہ ہے کہ مزید احکامات صرف عدالت کے ذریعے ہی منظور کیے جانے چاہئیں کہ پنجاب اسٹیٹ الیکٹریسٹی بورڈ بنام لدھیانہ اسٹیلز نجی لمیٹڈ میں اس عدالت کا بعد کا فیصلہ؛ [1993] 1 ایس سی سی 205 ان کی اس دلیل کی حمایت میں کہ جب اس عدالت کے ذریعے ثالثی کا حوالہ دیا گیا تھا، تو ایوارڈ صرف اسی عدالت میں دائر کیا جاتا ہے۔ ہم صرف اس بات کی نشاندہی کر سکتے ہیں کہ مذکورہ فیصلے کی ایک امتیازی خصوصیت ہے کیونکہ اس معاملے میں ثالثی کا حوالہ دینے کے بعد، اس عدالت نے خاص طور پر ہدایت کی کہ ایوارڈ اس عدالت کی رجسٹری کو بھیجا جائے گا۔ کسی بھی صورت میں، چاہے یہ فرض کیا جائے کہ ایوارڈ دوسری عدالت میں دائر کیا جانا چاہیے جب اس عدالت کی رجسٹری کی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and
integrity of this document

طرف سے ایوارڈ داخل کرنے کا نوٹس دیا گیا تھا، اس عدالت کے سامنے فورم کے طور پر اعتراض سمیت ایوارڈ پر اعتراض اٹھایا جانا چاہیے تھا اور فریقین کے لیے یہ کھلا نہیں ہو گا کہ وہ اس عدالت کی رجسٹری کی طرف سے دیے گئے ایوارڈ کو داخل کرنے کے نوٹس کو مکمل طور پر نظر انداز کریں۔ ہم یہاں یہ بھی اشارہ کر سکتے ہیں کہ اعتراض کی درخواست میں اس بات پر زور نہیں دیا گیا ہے کہ اس عدالت میں ایوارڈ داخل کرنے میں کوئی بے ضابطگی ہوئی ہے۔ اس کے مطابق، اس مرحلے پر اس طرح کے اعتراض کو اٹھانے کی اجازت نہیں دی جانی چاہیے کیونکہ ایوارڈ پر اعتراض حد کی مدت کے کافی عرصے بعد دائر کیا گیا ہے، اسے خارج کر دیا جانا چاہیے۔ ہم یہاں یہ بھی اشارہ کر سکتے ہیں کہ قابلیت کی بنیاد پر بھی ہمیں نہیں لگتا کہ ایوارڈ کے خلاف کسی قسم کی مداخلت کی ضرورت ہے۔ لہذا ہم سال 1994 میں 9 سے 12 نمبر کی عبوری درخواست کی اجازت دیتے ہیں اور ایوارڈ کو عدالت کا قاعدہ بنانے کی ہدایت کرتے ہیں۔ ہمیں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مقدمے کے حقائق میں، درخواست گزار میسرز سی کے آہوجا و دیگر، ایوارڈ کی تاریخ سے وصول ہونے تک 12 فیصد کی شرح پر سود کا ایوارڈ حاصل کرنے کے حقدار ہیں۔ عبوری درخواستوں کو اسی کے مطابق نمٹا دیا جاتا ہے۔ کوئی حکم منظور نہیں کیا جائے گا، یعنی عدالت عظمیٰ۔ مسٹر بھنڈارے نے لاگت کے حوالے سے آرڈر پر انحصار کیا ہے۔

یو۔ آر۔ **درخواستیں نمٹا دی گئیں۔**

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and integrity of this document